سوال

(172)وفات پر رشتہ داروں کا طرزِ عمل؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کسی کی وفات پر اس کے رشتہ داروں کو کیا طرزِ عمل اختیار کرنا چاہیۓ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

میت کے رشتہ دار تقدیر پر صبر و رضا کا مظاہرہ کریں کہ صبر کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ بڑی نوازشات کرتا ہے اور ان پر اپنی رحمتیں نازل کرتا ہے، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے، وہ قبر پر بیٹھی رو رہی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(اتقي اللہ واصبري)(بخاري، الجنائز، زيارة القبور، ح:1283)

''اللہ سے ڈرو اور صبر کرو۔''

اولاد کی وفات پر صبر کرنا تو بڑے اجر وثواب کا باعث ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«ايما امرأة مات لها ثلاثة من الولد كانوا لها حجابا من النار» قالت امرأة: واثنان؟ قال: «واثنان» (بخاري، الجنائز، فضل من مات له ولد فاحتسب، ح:1249)

''جس عورت کے تین بچے فوت ہوئے وہ اس کے لیے آگ سے رکاوٹ بن جائیں گے۔ ایک عورت نے پوچھا: دو کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: دو بھی (دو کا بھی یہی حکم ہے۔)''

نیز "انا للہ وانا الیہ راجعون" (ہم بھی اللہ کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں) پڑھیں اور یہ دعا مانگیں جو حدیث میں آتی ہے:

(اللهم اجرني في مصيبتي واخلف لي خيرا منها)(مسلم، الجنائز، ما يقال عند المصيبة، ح:918)

''اللہ! مجھے میری تکلیف پر اجر عطا کر اور مجھے اس کا نعم البدل عنایت کر دے۔''

عورت اپنے بچے یا کسی رشتہ دار کی وفات پر تین دن تک سوگ منا سکتی ہے۔ البتہ شوہر کی وفات پر چار ماہ دس دن سوگ منائے۔ ارشاد نبوی ہے:

(لا یحل لامرأة تومن باللہ والیوم الآخر أن تحد علی میت فوق ثلاث لیال إلا علی زوج أربعة أشهر وعشرا) (بخاري، الجنائز، احداد المراة علی غیر زوجها، ح: 1280)

''جو عورت اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو وہ کسی مرنے والے کا تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرے۔ البتہ اپنے خاوند کا چار ماہ دس دن تک سوگ کرے۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ افکارِ اسلامی

نماز جنازہ کے مسائل، صفحہ: 434

محدث فتویٰ